بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹م
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم۔ جمعرات
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۷/۲۲ | ۸ شعبان ۱۳۸۷ھ | ۳۱ اخاء ۱۳۴۶ ہش | ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۴۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں

"واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دُکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دُور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دُور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلّی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلّی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے"

(کشتی نوح ص۱۵)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۳۰ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

○ ربوہ ۳۰ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو دن میں کسی نہ کسی وقت یکدم ضعف کی تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ آج صبح طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

○ میرا لڑکا بشیر احمد شاہد جو انجینئرنگ کی اعلیٰ ٹریننگ کے لئے امریکہ گیا ہوا ہے۔ حال ہی میں اسے امریکن سوسائٹی (A.S.R.E.A.) نے اپنا ایسوسی ایٹ ممبر منتخب کیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کی دینی و دنیوی فلاح اور مزید کامیابیوں اور ترقیوں کے لئے دعا فرمائیں۔

(حمیدہ بیگم اہلیہ لعل دین مرحوم)

وقف جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والے احباب

وقف جدید کے مالی سال کے اختتام میں اب صرف دو ماہ باقی ہیں۔ جہاں یہ امر باعث مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض جماعتوں نے قبل از وقت اپنا بجٹ پورا کر دیا ہے۔ وہاں یہ امر کسی قدر تشویش کا باعث ہے کہ بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی تک اس کی اہمیت کے کما حقہ احساس کا اظہار نہیں ہوا۔ کیونکہ بعض سیکرٹریان مال لازمی چندے سے وصول کرنے کے بعد سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو پورا کر دیا ہے۔

اس سلسلے میں کراچی۔ لائل پور، ملتان اور شیخوپورہ کے عہدہ داران مال خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں کہ وہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ وقف جدید کا چندہ خزانہ میں بھجواتے وقت علیحدہ طور پر دفتر وقف جدید کو اس کی تفصیل بھی بھجواتے ہیں اور پھر جن دوستوں نے وقف جدید کا وعدہ کیا ہوتا ہے۔ ان سے وصولی کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور دین و دنیا میں ان کو سرخروئی عطا فرمائے

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ اخاء ۱۳۴۷ ش

دس سالہ انقلابی دور

انقلاب کے دس سال میں اگرچہ ملک نے صدر ایوب کی قیادت میں ہر شعبہ میں غیر معمولی ترقی کی ہے لیکن ہم یہاں صرف دو باتوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جن میں موجودہ حکومت کی سعی و کوشش واقعی قابل تعریف ہے۔ اول جیسے ملک میں نظم وضبط کی فضا ہے جو خدا تعالےٰ کے فضل سے جہاں تک حکومت کا تعلق ہے قائم رکھنے کے لئے بہت کم کوتاہی کی گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض عناصر نے ملک میں بے اطمینانی پھیلانے کی کوشش میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ لیکن حکومت نے باوجودیکہ بعض حالات میں بڑی نرمی سے کام لیا ہے۔ پھر بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ تخریبی عناصر حسب خواہش کامیاب نہیں ہوئے۔ البتہ ہماری رائے میں زیادہ نرم پالیسی کی وجہ سے بعض لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتے ہیں

کسی ملک میں امن وامان کی فضا سب سے بڑا سرمایہ ہے کیونکہ بغیر امن وامان کی فضا کے تمام ترقیاتی اقدامات کما حقہ وہ نتائج پیدا نہیں کر سکتے جو پیش نظر ہوتے ہیں۔ خود لوگوں کا اسی میں بھلا ہے کہ وہ ملک میں ہر طرح سے امن وامان کی فضا کے لئے ہر طرح کوشش کریں اور اس میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں اور عوام کے نازک جذبات سے کھیلنے والے مفاد پرست عناصر کو دبانے میں پس وپیش نہ کریں۔ جہاں تک جرائم کا تعلق ہے۔ ہمارے سامنے مقابلہ کے تشمارو اعداد موجود نہیں۔ تاہم حال میں حکومت نے جرائم پیشہ افراد کا جو محاسبہ کیا ہے۔ اور اس میں جو اقدامات کئے گئے ہیں۔ عوام ان سے ایک حد تک مطمئن ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت نے جو بدمعاشوں کو پناہ دینے والے عناصر کے انسداد کے لئے قدم اٹھایا ہے وہ بھی قابل قدر ہے۔ دیہات اور شہروں میں ایک ایسا طبقہ رونما ہو گیا ہوا ہے جو ایک طرف تو بظاہر حکام سے اپنے تعلقات استوار کرتا ہے۔ اور دوسری طرف جرائم پیشہ لوگوں کی پشت پناہی کرتا ہے۔ اس لحاظ سے کالی بھیڑوں کی شناخت مشکل ضرور ہے۔ تاہم اگر محنت اور دیانتداری سے کام کیا گیا۔ تو ہمیں یقین ہے کہ اس طبقہ کی سرگرمیوں میں بھی خاصی کمی واقع ہو جائے گی۔

شاں زراعتی ترقی کے ساتھ بے شک خوراک کا مسئلہ ایک حد تک حل ہو چکا ہے۔ اور یہ انقلاب کا ایک نمایاں کارنامہ ہے جس کا ملک کی معیشت پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ تاہم ملک میں ابھی تک چور بازاری کی سرگرمیاں ختم نہیں ہوئیں۔ چنانچہ چینی کا موجودہ حادثہ ایک نمایاں مثال ہے امید ہے کہ حکومت چینی اور چاولوں کے متعلق کوئی نہایت واضح مفید اور مضبوط پالیسی اختیار کرے گی۔ تاکہ اس جانب سے بھی عوام کو شکایات کا موقعہ نہ رہے۔

دوسری نمایاں اور نہایت اہم چیز جو انقلابی دس سالہ دور کا طرۂ امتیاز ہے۔ وہ حکومت کی ہر دلعزیز خارجہ پالیسی ہے۔ یہ پالیسی اتنی کامیاب ہے ملک کو اس کا اتنا فائدہ ہوا ہے اور اس سے پاکستان کا وقار اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ بھارت کے سمجھدار لوگ بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور رشک کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ اس پالیسی کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوا ہے کہ جہاں پاکستان نے سوائے بھارت کے حتی الوسع تمام ملکوں سے مفید اور خوشگوار تعلقات قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ وہاں خود بھارت کی ہٹ دھرمی کا پردہ بھی چاک ہو گیا ہے۔ اس پالیسی میں پاکستان کو ایک یہ بھی فخر حاصل ہے۔ کہ اس کے پیش نظر تمام اقوام اور ممالک سے عموماً اور اپنے ہمسایہ ملکوں سے خصوصاً دوستانہ تعلقات قائم کرنا ہے چنانچہ اس نے کسی بلاک یا کسی بڑی طاقت کے ساتھ بگاڑ پیدا نہیں ہونے دیا اور بغیر کسی خاص ملک کی جھولی میں پڑنے کے ہر ایک کے ساتھ منصفانہ اور باوقار طور سے معاملات کرنے میں نہایت عقلمندی سے کام لیا ہے۔ جو بات ایک طرف تو خود ملک وقوم کی بہبودی کے لئے ضروری ثابت ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف بین الاقوامی تعاون کے قیام کے لئے بھی دوسرے ممالک کے لئے بھی ایک اچھی مثال بن گئی ہے۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی سے یو۔این او کے مقاصد کو بھی بڑی تقویت پہنچائی ہے۔ اگرچہ پاکستان کا شمار بڑی اقوام میں نہیں۔ تاہم خارجہ پالیسی کے لحاظ سے اپنی وسعتوں کے مطابق جو کردار اس نے ادا کیا ہے۔ اگر بھارت اور دوسرے ممالک اس سے سبق حاصل کریں تو دنیا میں خاصی حد تک امن کی امیدیں پرورش پا سکتی ہیں۔

"سب اقوام سے دوستی مگر کسی کی غلامی نہیں!"

کا مقولہ پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی کا سرعنوان ہے جو دوسروں کے لئے بھی قابل تقلید ہے۔ اس پالیسی کا نتیجہ ہے کہ جو لوگ کسی سہارے کے خیال سے اس پالیسی پر رخنہ اندازی بھی کرنا چاہیں تو ان کو لازماً شکست کا منہ دیکھنا پڑے۔

پاکستان انقلابی دور میں جس شاہراہ پر گامزن ہوا ہے۔ بے شک اس میں کڑی منازل بھی ہیں اور انسان یکدم کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے یہ دور محض ابتدا کی حیثیت رکھتا ہے اس سے کم از کم قوم پر یہ واضح ہو گیا ہے کہ اگر اہل پاکستان اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں تو وہ اس منزل مقصود کو حاصل کر سکتا ہے جو کسی فلاحی مملکت کا مطمح نظر ہو سکتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مخلصین سے خطاب

تحریک جدید میں حصہ نہ لینے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ

فرمایا:-

"اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا۔ اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو"؟

تحریک جدید کا سال رواں ۳۱ اخاء (اکتوبر) کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ احباب کو اپنے وعدوں کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

- اخبار الفضل -

- خود خرید کر پڑھے -

اللہ تعالیٰ کی رحمت کن لوگوں پر نازل ہوتی ہے اور کون اس سے محروم کئے جاتے ہیں

سورۂ احزاب کی چند آیات کی پُر معارف تفسیر

۱۱۵

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ وفا ۱۳۴۷ھش (مطابق ۲۲-۲۳-۲۴ جولائی ۱۹۶۸ء) کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں طلبائے تعلیم القرآن کلاس سے خطاب کرتے ہوئے سورۂ احزاب کی چند آیات کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی تھی۔

حضور نے مورخہ ۲۲ وفا کو اس سلسلے میں جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

(خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی)

فرمایا:۔

کل میں نے بتایا تھا کہ

یہ خیال بڑا ہی جاہلانہ ہے

کہ ایک شخص نبی تو نہیں لیکن اعزازی طور پر اس کو نبی کا نام دیا گیا۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ پھر تو کوئی یہ بھی کہہ دے گا کہ فلاں شخص صدیق تو نہیں ہاں اعزازی طور پر اُسے صدیق کا نام دیا گیا۔ وہ شہید تو نہیں ہاں اعزازی طور پر اللہ تعالیٰ نے اس کو شہید کا نام دیدیا۔ وہ صالح تو نہیں لیکن اعزازی طور پر ایک غیر صالح کو اللہ تعالیٰ نے صالح کا نام دیدیا کیونکہ کلاس میں زیادہ تر کم عمر بچے ہیں اس لئے ان کو یہ بات زیادہ وضاحت سے سمجھانے کے لئے ایک مادی مثال دیدیتا ہوں۔ یہ بالکل ایسا ہی قول ہے جیسے کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ نے زید کو آنکھیں تو نہیں دیں مگر اعزازی طور پر اس کو "بینا اور سجاکھا" کہہ دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بکر کو ہاتھ پاؤں تو نہیں دیئے (بعض بچے پیدائش کے وقت سے ہی ایسے ہوتے ہیں جن کے ہاتھ پاؤں نہیں ہوتے) لیکن اعزازی طور پر خدا نے ان کو "صاحب دست و پا" کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عمر کو شنوائی تو نہیں دی۔ وہ پیدائشی بہرہ ہے مگر اعزازی طور پر (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑی تیز شنوائی کا مالک قرار دیا ہے۔ ایسے بدخیالات کا علاج ہونا چاہیئے اور وہ علاج استغفار ہے۔ توبہ ہے۔ خدا کے ساتھ مذاق ہلاکت کا موجب ہوا کرتا ہے فلاح کا موجب نہیں ہوا کرتا۔

میں نے کل کہا تھا کہ

ایک اور مضمون

ذہن میں آیا تھا وہ انشاء اللہ شروع کروں گا۔ آج کچھ ضعف ہو گیا ہے اس لئے میں آج مختصراً اس کی ابتداء کروں گا۔ باقی مضمون انشاء اللہ اور اسی کی توفیق سے دو تین دن میں جو میرے سفر سے پہلے باقی ہیں۔ پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ سورہ احزاب میں فرماتا ہے:۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ
يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا
اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً
وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا
وَّلَا نَصِيْرًا۔

(آیت ۱۸)

اس آیت میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسانوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک وہ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حکم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ فرماتا ہے کہ میں اپنی رحمت سے ان کو نوازوں گا اور ایک دوسرا گروہ ایسا ہوتا ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ حکم صادر کرتا ہے کہ میں ان کو دُکھ اور تکلیف اور عذاب پہنچاؤں گا خواہ وہ دنیوی دُکھ اور تکلیف ہو اور خواہ اُخروی ہو خواہ وہ جسمانی ہو خواہ وہ جذباتی اور روحانی ہو۔ سُوء کے لفظ میں سارے قسم کے دُکھ اور عذاب اور تکالیف آ جاتی ہیں۔ پس ایک وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ رحمت کا فیصلہ کرتا ہے۔ اور ایک وہ ہیں کہ جن کے متعلق سزا کا، دُکھ کا، تکلیف کا اور عذاب کا فیصلہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن کے متعلق وہ رحمت کا فیصلہ کرتا ہے دنیا کی کوئی طاقت خدا کی رحمت سے انہیں محروم نہیں کر سکتی۔ دُنیا گالیاں دیتی ہے۔ دُکھ پہنچاتی ہے۔ کامیابی کی راہوں میں روڑے بھی اٹکاتی رہتی ہے۔ جو بھی اس کے بس میں ہوتا ہے کرتی ہے لیکن

خدا کی رحمت

سے خدا کے اس بندہ کو محروم نہیں کر سکتی جس کے متعلق رحمت کا فیصلہ ہوا ہے لیکن جن کے متعلق اللہ تعالیٰ سُوء کا فیصلہ کرتا ہے۔ دُکھ کا، عذاب کا اور تکلیف کا فیصلہ کرتا ہے دنیا کی کوئی طاقت ان کو خدا کی رحمت نہیں پہنچا سکتی کیونکہ حکم اسی کا جاری ہے۔

یہ تو اس آیت کا مختصراً مضمون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہی ہمیں بتایا ہے کہ اس کی رحمت نے ہر چیز کو گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ دُنیا اور مافیہا اس کی رحمت کے احاطہ کے اندر ہے۔ ہمارا پیارا خدا بہت ہی رحم کرنے والا ہے اور ذرہ بھر ظلم کا تصور جو ایک نقص ہے۔ خدا کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ ظلّام نہیں ہے۔ یعنی ذرہ بھر ظلم بھی خدا کے متعلق متصور نہیں کیا جا سکتا۔ پس

سوال یہ پیدا ہوتا ہے

کہ جن کے متعلق ہمارے رب کا یہ فیصلہ ہے کہ ان کو دُکھ اور تکلیف اور عذاب پہنچے۔ اِس دُنیا میں یا اُس دُنیا میں۔ جسمانی طور پر یا جذباتی اور روحانی طور پر۔ یہ فیصلہ ظلم کی بناء پر تو نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ پاک ذات تمام صفات حسنہ کاملہ سے متصف ہے۔ تمام خوبیاں جو انسانی دماغ اپنے تصور میں لا سکتا ہے وہ اس کی طرف منسوب ہوتی ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خوبیاں اس کے اندر ہیں۔ ہمارا دماغ اپنی پہنچ کے مطابق اپنے رب میں حُسن اور احسان کے جلوے اور بہت ساری خوبیاں دیکھتا ہے لیکن جو ہم محسوس کرتے یا مشاہدہ کرتے ہیں وہ اپنی ناقص قوت اور ناقص استعداد کے مطابق کرتے ہیں۔ وہ تو ان سے کہیں زیادہ اچھا ہے۔ وہ ہمارے فہم اور ہمارے ادراک سے بالا ہے۔ بہرحال ہم اپنی زبان میں یہ کہتے ہیں کہ تمام صفاتِ حسنہ سے وہ متصف ہے۔ پس اس کا کسی کے متعلق دُکھ یا عذاب کا فیصلہ کرنا ایسا فیصلہ نہیں جو کسی نقص کو اس کی طرف منسوب کر دینے کا باعث بنتا ہو بلکہ اس کی صفات کے مطابق ہی اس کا فیصلہ ہے۔ پس اس سلسلہ میں قرآن کریم کو ہی ہمیں بتانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سُوء کا کب اور کیوں اور کس کے حق میں فیصلہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اپنی رحمت سے نوازنے کا کب اور کیوں اور کس کے حق میں فیصلہ کرتا ہے۔

سورہ احزاب میں "

جس وقت تلاوت کے موقع پر میں اس آیت پر پہنچا تو اس آیت نے میری توجہ کو اپنی طرف کھینچا اور میں نے اس پر غور کیا اور اس وقت جو باتیں سورۂ احزاب کی تلاوت کے وقت میرے ذہن میں آئیں میں نے وہ اختصار سے نوٹ کر لیں وہ میں آپ کو انشاء اللہ کل یا جب بھی خدا مجھے توفیق دے بتاؤں گا۔

داخلہ کلیۃ الطب

کلیۃ الطب جامعہ احمدیہ میں ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۸ء تک بغیر لیٹ فیس وغیرہ کے داخلہ جاری ہے جو طالب علم طبیہ کالج میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ فوری طور پر داخلہ کے لئے جامعہ احمدیہ میں پہنچ جائیں۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس مفت منگوائیں یا دفتر جامعہ سے آ کر حاصل کر لیں۔

رہائش کا معقول انتظام ہے۔

محمد اسلم فاروقی
برائے پرنسپل

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے تیرھویں (۱۳) سالانہ اجتماع کی مختصر رُوداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور خطاب

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درس، مجلس شوریٰ ۔ اہم تربیتی تقاریر

(شعبہ قیادت اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع حسب سابق ذکر الٰہی ۔ انابت الی اللہ اور قلوب کا تزکیہ کرنے اور روحانی جلا بخشنے والے مخصوص ماحول میں مورخہ ۲۵ ۔ ماہ اخاء ۱۳۴۷ ہش کو بعد نماز جمعہ شروع ہو کر مورخہ ۲۷ ۔ اخاء کو ڈیڑھ بجے بعد دوپہر بخیر و خوبی اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کے افتتاح اور اختتام کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت اہم خطاب فرمائے جو انصار اللہ کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیاد ایمان و عرفان کا موجب بنے۔ مختصر طور پر اجتماع کے تینوں دنوں کی روداد درج ذیل کی جاتی ہے:۔

افتتاحی اجلاس

سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس مؤرخہ ۲۵ ۔ ماہ اخاء (۲۵ ۔ جولائی) بروز جمعہ ساڑھے تین بجے بعد دوپہر دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے وسیع گھاس کے میدان میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے مزیّن مقام اجتماع میں شروع ہوا۔ ساڑھے تین بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر بھی ہیں بذریعہ موٹر تشریف لائے۔ اجتماع کے منتظم اعلےٰ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور دیگر قائدین مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ جونہی حضور سٹیج پر تشریف لائے حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر اور اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد ۔ احمدیت زندہ باد ۔ حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق امام مسجد ہیگ (ہالینڈ) نے کی۔ سب سے پہلے حضور نے جملہ انصار سے ان کا عہد دہروایا چنانچہ تمام انصار نے کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں اپنا عہد دوہرانے کی سعادت حاصل کی۔

علم انعامی

اس کے بعد مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور اپنے دست مبارک سے علم انعامی مجلس انصار اللہ کراچی کو عطا فرمائیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ سال کارکردگی کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ پشاور اور انصار اللہ کراچی دونوں کو اوّل قرار دیا گیا تھا اور اس لحاظ سے یہ دونوں مجلسیں علم انعامی کی مستحق تھیں۔ فیصلہ یہ کیا گیا تھا کہ پہلے چھ ماہ علم انعامی مجلس پشاور کی تحویل میں رہے اور پھر مجلس کراچی کو دیدیا جائے۔ چونکہ علم انعامی ابھی تک مجلس پشاور کی تحویل میں تھا لہٰذا اب یہ مجلس کراچی کو دیا جانا تھا۔

حضور کے ارشاد پر مجلس پشاور کے زعیم اعلےٰ مکرم رکن الدین صاحب نے سٹیج پر آ کر علم انعامی حضور اقدس کی خدمت میں پیش کیا اور حضور نے اسے اپنے دست مبارک سے مجلس کراچی کے زعیم اعلیٰ مکرم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی کو عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مجلس کراچی کو یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین۔

حضور کا افتتاحی خطاب

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنا افتتاحی خطاب شروع فرمایا جس میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض مبارک ارشادات پڑھ کر اس امر کو واضح فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کا نور پھیلے اور غالب آئے ۔ یعنی قرآن مجید کی دنیا میں وسیع اشاعت ہو اور لوگوں کے قلوب میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت پیدا ہو جائے کہ وہ حضورؐ کے نقش قدم پر چل کر اللہ تعالےٰ کا وہ قرب اور اس کے وہ انعامات حاصل کریں جو پہلی امتیں حاصل نہیں کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان قربانیوں کے لئے تیار ہو جائیں جو اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ ہم سے طلب کرے۔ حضور اقدس کے اس روح پرور خطاب کا خلاصہ الفضل مورخہ ۲۷ ۔ اخاء میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور نے اپنے اس افتتاحی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کرائی اور پھر نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان حضور واپس تشریف لے گئے۔

قرآن مجید کا درس

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد پروگرام کے مطابق محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے قرآن پاک کا درس دیا آپ نے سورہ الحجرات کے رکوع ۲ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کی جو توفیق دیتا ہے در اصل یہ بھی اللہ تعالیٰ کا سراسر احسان اور فضل ہی ہوتا ہے کیونکہ محض اس کی توفیق سے ہی ہمیں قربانیاں پیش کرنے کا موقع ملتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ پھر ہمیں اپنے انعامات سے اور اپنی برکات سے نوازتا ہے۔

درس القرآن کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا اور اس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ساڑھے سات بجے شب محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد قائدین مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو اپنے اپنے شعبوں کی سالانہ رپورٹیں پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے قائد عمومی ۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت۔ مکرم مسعود احمد خان صاحب قائد اشاعت۔ مکرم پروفیسر نصیر(؟) الرحمٰن صاحب ایم۔ اے قائد وقف جدید۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب قائد تجنید اور مکرم ملک رفیق احمد صاحب نائب قائد ایثار نے یہ رپورٹیں پڑھ کر سنائیں اور مختلف ضروری امور کی طرف انصار کو توجہ دلائی۔

مجلس شوریٰ

اس کے بعد محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صدارت میں ہی مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا۔ سب سے پہلے قائد عمومی مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے نے وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں جو مختلف مجالس کی طرف سے شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے موصول ہوئی تھیں لیکن مختلف وجوہ کی بناء پر انہیں شوریٰ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

اس کے بعد ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر باری باری غور کیا گیا اور ہر ایک کے متعلق نمائندگان کو اظہار رائے کا موقع دیا گیا اور پھر ان کی آراء طلب کی گئیں تاکہ انہیں بطور سفارش حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بغرض فیصلہ پیش کیا جا سکے۔

مجلس شوریٰ نے مختلف قیادتوں سے متعلق چھ تجاویز پر غور کرنے کے علاوہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے میزانیہ برائے ۱۹۶۸ء پر بھی غور کیا چنانچہ ۵۳۰۰۰ روپیہ آمد اور اتنے ہی خرچ پر مشتمل میزانیہ کو متفقہ طور پر منظور کرنے کی سفارش کی گئی۔ ساڑھے دس بجے شب مجلس شوریٰ کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

گمشدہ گھڑی:۔ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ پر کسی دوست کی گھڑی یہاں رہ گئی ہے۔ جس کسی کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر سکتا ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لیڈی ڈاکٹر محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ کا ذکرِ خیر

از مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ

محترمہ ہمشیرہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ جماعت احمدیہ کی مستورات میں سے پہلی لیڈی ڈاکٹر تھیں۔ جنہوں نے ۱۹۲۷ء میں لیڈی براؤن میڈیکل سکول لدھیانہ سے ڈاکٹری کا آخری امتحان پاس کیا تھا اس میڈیکل سکول میں مسلمان عورتوں کے لئے پردے کا مکمل انتظام تھا۔ اور ہمشیرہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ ساری عمر ہمیشہ ہی پردہ کے اسلامی حکم کی پابندی کے ساتھ ڈاکٹری کا کام کرتی رہیں۔ جب گورنمنٹ سروس میں تھیں تو میڈیکو لیگل کیسز کی گواہی کے لئے عدالت میں بھی انہیں جانا پڑتا تھا۔ وہاں بھی باقاعدہ برقع میں جایا کرتی تھیں۔ ان کے والد ماجد حضرت چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم مجھے آٹھویں، نویں، دسویں جماعت میں مختلف مضامین پڑھایا کرتے تھے۔ جب آٹھویں یا نویں کلاس میں تھا، تو جماعت میں اکثر ذکر کیا کرتے تھے کہ میں اپنی لڑکی غلام فاطمہ کو ڈاکٹری صرف اس نیت سے پڑھا رہا ہوں تاکہ وہ قادیان میں آکر احمدی مستورات کی خدمت کر سکیں۔ ۱۹۲۷ء میں جب وہ قادیان ڈاکٹری پاس کر کے آئیں تو ان کے والد صاحب نے میرے والد محترم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ انہیں ہسپتال میں رکھ کر انہیں کام سکھائیں۔ چنانچہ مرحومہ نے والد صاحب سے بہت کچھ ڈاکٹری کا تجربہ حاصل کیا۔ جس کا وہ عمر بھر اعتراف کرتی رہیں۔ چوہدری صاحب مرحوم کی خواہش تو یہی تھی کہ ان کی بیٹی قادیان کے ہی نور ہسپتال میں کام کریں۔ مگر اس وقت انجمن کے بجٹ میں ایک لیڈی ڈاکٹر رکھنے کی گنجائش نہ تھی۔ چنانچہ انہیں مجبوراً قادیان سے باہر گورنمنٹ سروس کے لئے جانا پڑا۔ جب کبھی رخصت پر قادیان آتیں تو والد صاحب کے پاس ہسپتال میں آکر اپنی خدمات پیش کر دیتیں۔ مجھے یاد ہے جب وہ ڈاکٹری پاس کرنے کے بعد قادیان آئیں تو اس کے دو تین بعد ہی زچگی کا ایک پیچیدہ کیس آگیا تو انہوں نے اور والد صاحب نے ساری رات جاگ کر وہ کیس بڑی کامیابی سے کیا۔

دسمبر ۱۹۴۳ء میں جب حضرت سیدہ ام طاہر احمدؓ شدید طور پر بیمار ہوئیں تو مجھے حضرت المصلح الموعودؓ نے آپ کے علاج معالجہ کے لئے بلایا۔ میں دو تین راتیں جاگ کر علاج کرتا رہا۔ اس عرصہ میں ان کی صحت کچھ بہتر ہو گئی تاہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حکم سے لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ کو بھی (جو ان دنوں لیڈی ایچیسن ہاسپٹل لاہور میں کام کرتی تھیں) حضرت ام طاہرؓ کے علاج کے لئے بلایا گیا۔ چنانچہ وہ بھی ایک رات اور ایک دن علاج میں میرے ساتھ شامل رہیں۔ حضرت سیدہ ام طاہر احمد مارچ ۱۹۴۴ء میں وفات پا گئیں۔ قادیان میں ان کے علاج معالجہ کے لئے کوئی لیڈی ڈاکٹر نہ تھی۔ چنانچہ ان کو علاج معالجہ کے لئے لاہور میں لیڈی ولنگڈن ہاسپٹل میں داخل کرنا پڑا اور حضرت المصلح الموعودؓ کو بھی ان کے علاج معالجہ کی خاطر دو تین ماہ لاہور میں قیام کرنا پڑا۔ ان حالات کی وجہ سے حضرت صاحب نے قادیان میں لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا۔ چنانچہ اگست یا ستمبر ۴۴ء میں حضور نے لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ کو گورنمنٹ سروس سے استعفیٰ دلوا کر قادیان میں نور ہسپتال میں متعین فرمایا اور اس طرح ان کے والد صاحب کی یہ خواہش پوری ہو گئی کہ ان کی بیٹی قادیان کی احمدی مستورات کی خدمت کرے۔

میرے والد صاحب اس وقت نور ہسپتال کے انچارج تھے۔ انہوں نے لیڈی ڈاکٹر صاحبہ مرحومہ کے قادیان آنے پر بڑی مسرت کا اظہار کیا اور ہر طرح سے ان کی دلداری اور مدد کی۔ یہی وجہ ہے کہ والد صاحبؓ سے انہیں خاص طور پر محبت اور عقیدت کا تعلق ہو گیا۔ اور وہ ان کا احترام اپنے والد صاحب کی طرح ہی کیا کرتی تھیں۔ میرے والد صاحب کی وفات پر ان کے خاوند محترم چوہدری محمد تقی صاحب کی طرف سے تعزیت اور افسوس کا جو خط میرے نام آیا اس سے اس محبت اور گہرے تعلق کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ جو اس زمانہ میں سلسلہ کی خدمت کرنے والوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے ہوا کرتا تھا اس خط کا ایک حصہ درج ذیل ہے:-

"حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور کو خدا تعالیٰ نے وہ بلند مقام بخشا تھا۔ جس پر آنے والے احمدی ڈاکٹر رشک کریں گے میری بیگم لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ کی صحت خراب ہے۔ جب سے انہیں مرحوم کی وفات کی خبر ملی ہے وہ بار بار حضرت ڈاکٹر صاحب کے احسانات اور اخلاقِ حسنہ کو یاد کرتی ہیں اور روتی ہیں۔ وہ یہی کہتی ہیں کہ وہ ایک فرشتہ تھے۔ جنہوں نے قادیان کے غریب ہسپتال میں غریبوں کیلئے زندگی وقف کر دی تھی۔ میرے لئے وہ ڈاکٹری کے پیشہ میں رہنمائی کا کام کرتے رہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی عاشق اور غریبوں کے لئے مجسم رحم ہی رحم تھے۔ دراصل جن پاک ہستیوں کی خدمت کے لئے وہ آئے تھے جب وہ چلے گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کا کام بھی اس دنیا سے ختم کر دیا۔"

غالباً ۱۹۴۵ء کے آخر یا ۱۹۴۶ء کے شروع میں زنانہ ہسپتال کا حصہ نور ہسپتال کے کمپاؤنڈ میں الگ بنوا دیا گیا تھا۔ اس حصے میں زنانہ ڈریسنگ روم اور زنانہ اپریشن روم بالکل الگ طور پر تھے۔ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ اس حصہ کی انچارج تھیں۔ اس حصہ کے بنوانے میں والد صاحب کو بہت محنت کرنا پڑی۔ کیونکہ جنگ کا زمانہ تھا اور اینٹیں اکٹھا کی کمیابی کی وجہ سے نایاب تھیں۔ بہرحال بڑی محنت کے ساتھ یہ حصہ مکمل ہو گیا۔ اس کے افتتاح کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں درخواست کی گئی اور حضور نے تشریف لا کر اس کا افتتاح کیا اور اس پر مسرت کا اظہار فرمایا۔ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ نے والد صاحب کے تحت پوری اطاعت اور تعاون کے جذبہ سے سرشار ہو کر بڑے اخلاص و قربانی کے ساتھ لمبا عرصہ کام کیا ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے بعد جب قادیان سے ہجرت ہو گئی اور عارضی مرکز لاہور منتقل ہوا۔ تو وہاں بھی لیڈی ڈاکٹر صاحبہ رتن باغ کے اندر والد صاحب کی زیرِ نگرانی ہسپتال میں کام کرتی رہیں۔ لاہور کے بعد مرکز ربوہ میں ۱۹۴۹ء کے پہلے جلسہ سالانہ میں جو غالباً اپریل کے شروع میں ہوا تھا۔ ہسپتال کا قیام عارضی خیموں میں ہوا تھا۔ اس وقت ایک خیمہ میں زنانہ حصہ تھا اور باقی دو خیموں میں مردانہ حصے تھے۔ میں نے بھی اس موقعہ پر ڈیوٹی دی تھی۔ جب ہسپتال لاہور سے مستقل طور پر ربوہ میں کچی عمارت میں قائم ہوا تو اس میں دو کمرے زنانہ حصہ کے طور پر رکھے گئے تھے اور ساتھ ہی لیڈی ڈاکٹر صاحبہ مرحومہ کے لئے ایک کوارٹر بھی تعمیر کیا گیا۔ مجھے بھی فروری ۱۹۵۲ء میں عارضی طور پر یہاں کام کرنے کا پہلی مرتبہ موقعہ ملا تھا۔ اور میں نے لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کو ہر طرح سے فرض شناس اور اپنے کام میں مخلص اور محنتی اور دیانتدار پایا۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ۱۹۵۹ء تک آپ کام کرتی رہیں۔ مارچ ۱۹۵۷ء میں میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم سے اپنی ریلوے کی سرکاری ملازمت چھوڑ کر یہاں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں متعین ہوا۔ اور محترمہ لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کے ساتھ قریباً دو اڑھائی سال تک اکٹھے کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس عرصہ میں بھی ان کے کام ہمدردیا نتداری اور فرض شناسی سے بہت متاثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ مرحومہ کو چونکہ ۱۹۵۸ء میں ہائی بلڈپریشر کی تکلیف شروع ہو گئی تھی۔ اور اس سے چند سال قبل ذیابیطس کا مرض بھی لاحق ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ کی صحت نے مزید کام کی اجازت نہ دی۔ اور آپ ۱۹۵۹ء میں فضل عمر ہسپتال سے ریٹائر ہو کر پنشن پر چلی گئیں۔ پنشن پانے کے بعد آپ اپنے آبائی وطن موضع ڈھیبی کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں اپنے خاوند چوہدری محمد تقی صاحب کے پاس قیام پذیر ہو گئیں وہاں پر جہاں تک صحت اجازت دیتی تھی۔ گاؤں کے لوگوں کی طبی خدمت کرتی رہتی تھیں اپنی وفات سے دو تین ماہ قبل آپ میرے پاس والد صاحب کی وفات کے افسوس کے اظہار کے لئے ذاتی طور پر آئی تھیں۔ اور ان کا ذکر کر کے اور ان کو یاد کر کے ان پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ اس وقت بھی انہوں نے بتایا تھا کہ انہیں چند ماہ قبل دل کا دورہ پڑ چکا ہے۔ اب ان کی وفات بھی اچانک دل کا دورہ پڑنے سے واقع ہوئی

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمشیرہ محترمہ لیڈی ڈاکٹر صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے۔ آمین۔ اور ان کے تمام لواحقین کو اور خصوصاً ان کے خاوند چوہدری محمد تقی صاحب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب ربوہ ۔۔۔ ۳۱۲
۲۔ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری ناصر احمد صاحب کراچی منجانب مرحوم والدین ۔۔۔ ۳۰۰
۳۔ محترمہ منصورہ خان صاحبہ بیگم عبد اللہ خان صاحب باندھی ضلع نواب شاہ ۔۔۔ ۳۵۰
۴۔ محترمہ حسن آراء صاحبہ بیگم چوہدری نور محمد صاحب راولپنڈی ۔۔۔ ۳۰۰
۵۔ محترمہ والدہ مرحومہ مکرم ریاست علی صاحب لندن ۔۔۔ ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲/۹/۶۸ بروز اتوار ساڑھے پانچ بجے شام عزیزہ آمنہ بیگم بنت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کا نکاح ملک مسعود احمد صاحب Communication officer کے ساتھ مکرمی قاضی عبد السلام صاحب بھٹی نے بعوض ۵۰۰۰/- روپیہ پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے متعلق دعا فرما کر مشکور فرماویں۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

زیر دفعات ۵۵ اور ۵۶ آف انڈین ریلوے ایکٹ IX آف ۱۸۹۰ء بمطابق اختیار کردہ پاکستان، نوٹس دیا جاتا ہے کہ ان کلیمڈ اور ان کنکٹڈ گڈز۔ پارسل۔ سامان اور گمشدہ جائداد کی اشیاء جو ریلوے کے قبضہ میں چار یا زائد عرصے سے ہیں۔ دفعہ ڈگرین دو ماہ یا زائد کے عرصے سے ہیں۔ فروخت کرنے کے لئے لاسٹ پراپرٹی آفس (گڈز) لاہور میں ایک نیلام عام بتاریخ ۱۱ نومبر ۱۹۶۸ء اور بعد ازاں ہر روز ۸½ بجے صبح (ماسوائے چھٹیوں کے) منعقد ہوگا۔

اشیائے فروخت میں مختصراً مندرجہ ذیل شامل ہیں۔

(۱) دوائیں
(۲) سرجیکل گڈز
(۳) الیکٹرک گڈز اور میڈیکل اپلائنس
(۴) ٹائیلٹ گڈز
(۵) ربڑ اینڈ پلاسٹک گڈز
(۶) سائیکل۔ موٹر اور مشینری پارٹس
(۷) گلاس ویئر اور ڈی ایچ لیٹنز
(۸) پروویژن سٹورز
(۹) آئرن راڈز، آئرن سکریپ اور سریا وغیرہ
(۱۰) فائر ووڈ
(۱۱) گندم
(۱۲) خالی لوہے کے ڈرم۔ خالی لکڑی کے کیس اور خالی گنی بیگز
(۱۳) واشنگ سوپ اور ٹائیلٹ سوپ
(۱۴) سیاہی
(۱۵) ایچ ایچ ایفکٹس
(۱۶) بستر، کپڑے اور ٹرنک
(۱۷) چاندی اور سونے کے زیورات
(۱۸) گھڑیاں اور ٹرانسسٹر ریڈیو
(۱۹) سائیکلیں
(۲۰) گھی اور چاول
(۲۱) اے۔ سلفیٹ
(۲۲) سیمنٹ
(۲۳) کاٹن ریسٹ

نیلام کے قواعد و ضوابط نیلام شروع ہونے سے پیشتر نیلام کنندہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

چیف کمرشل مینیجر
پی ڈبلیو آر۔ لاہور

Inf (L) 3001

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

محترم چوہدری محمود احمد صاحب بھٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور نے اپنی جماعت کے ان احباب کی فہرست بھجوائی ہے جنہوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعودہ عطیہ کی سو فیصدی ادائیگی فرمادی ہے ان احباب کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو اپنے دینی و دنیوی انعامات سے حصہ وافر عطا فرماوے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

۱۔ چوہدری محمود احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور ۔۔۔ ۳۰۰
۲۔ ،، مقبول احمد صاحب ،، ،، ۔۔۔ ۱۰۰
۳۔ پیر محمد ظفر اللہ شاہ صاحب ،، ،، ۔۔۔ ۱۰۰
۴۔ چوہدری شریف احمد صاحب آڑھتی ،، ،، ۔۔۔ ۱۰۰
۵۔ خواجہ نور الحق بٹ صاحب ۔۔۔ ۷۰
۶۔ ملک محمد الدین صاحب چک ۲۳۶ گ ب ۔۔۔ ۵۰
۷۔ چوہدری لطیف احمد صاحب ۔۔۔ ۵۰
۸۔ مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب ۔۔۔ ۳۰
۹۔ محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد الدین صاحب ۔۔۔ ۳۰
۱۰۔ میاں محمد لطیف صاحب ۔۔۔ ۲۵
۱۱۔ چوہدری صادق علی صاحب ولد چوہدری رحمت علی صاحب ۔۔۔ ۲۰
۱۲۔ مرزا مقصود احمد صاحب ۔۔۔ ۱۰
۱۳۔ خواجہ عبد الحق بٹ صاحب مرحوم ۔۔۔ ۱۰
۱۴۔ محترمہ جنت بی بی صاحبہ بیوہ خواجہ عبد الحق بٹ صاحب مرحوم ۔۔۔ ۱۰
۱۵۔ ماسٹر خلیل احمد صاحب ۔۔۔ ۵
۱۶۔ محترمہ عتیقہ تسنیم صاحبہ بنت ملک محمد الدین صاحب چک ۲۳۶ گ ب ۔۔۔ ۱۰
۱۷۔ محترمہ طلعت منیر صاحبہ بنت خواجہ نور الحق بٹ صاحب ۔۔۔ ۱۵
۱۸۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسحاق صاحب ۔۔۔ ۵
۱۹۔ محترمہ امۃ الحق صاحبہ ۔۔۔ ۲۰
۲۰۔ ملک محمد یٰسین صاحب چک ۲۳۶ گ ب ۔۔۔ ۲

مربیانِ اطفال کی توجہ کیلئے

اطفال الاحمدیہ کے تعلیمی و تربیتی معیار کو ترقی دینے کی خاطر مرکز نے ان کے لئے تعلیمی کارڈ تیار کئے ہیں جو مجالس کے مطالبہ پر انہیں مفت بھجوائے جاتے ہیں۔ لہٰذا تمام مربیان اطفال و قائدین خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ انتظام رکھیں کہ ان کی مجلس کے ہر طفل کے پاس اپنا اپنا کارڈ موجود ہو اور اس کے اندراجات مکمل حالت میں ہوں۔ یہ بہت ہی ضروری امر ہے جس کی طرف مربیان اطفال کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قابل تقلید نمونہ

محترمہ طیبہ کوثر بنت بابو عنایت اللہ صاحب آف کراچی وصیت نمبر ۱۲۵۸۱ نے اپنی وصیت ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۵ کردی ہے۔ احباب کرام موصیہ موصوفہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرما کر مزید قربانیوں کی توفیق دے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اشتہار اخبار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید محمد عبداللہ اقبال شاہ صاحب افسر مال باختیارات کلکٹر جھنگ

دعویٰ فک الرہن

صالحوں شاہ ولد محمد شاہ قوم نیکوکارہ سکنہ چک نمبر ۴۲ ج ب تحصیل لائل پور سائل

بنام

عطا محمد۔ غلام عباس۔ غلام مرتضیٰ پسران علی محمد۔ ولی شاہ اور پیر شاہ۔ دیوان علی۔ بشیر علی پسران موج دریا۔ سلطان محمود ولد موج دریا۔ مسماۃ بھاں بیوہ غلام علی۔ مسماۃ جنت بی بی بیوہ ممتاز علی۔ مولاداد ولد ولی شاہ۔ مسمات عائشہ بی بی بیوہ حیات شاہ۔ امیر شاہ ولد ممد شاہ اقوام نیکوکارہ ساکنان چک ۴۲ تحصیل لائل پور مسئول علیہم

درخواست فک الرہن اراضی کھاتہ نمبر ۱۳۶ خسرہ ۱۳۹ تا ۱۴۱۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷ مندرجہ جمعبندی ۵۶-۱۹۵۵ء بقدر منجملہ ۱۳ کنال ۷ مرلہ ۸۰/۱۴ حصہ واقعہ موضع چک ترار تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔

بمقدمہ عنوان بالا میں عطا محمد وغیرہ فریق دوم تعمیل سمن کرنے سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور حاضر نہیں آتے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا بنام عطا محمد وغیرہ مسئول علیہم مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۴/۱۱/۶۸ بوقت ۹ بجے صبح بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت آکر اصالتاً یا وکالتاً پیروی مقدمہ کریں۔ بصورت دیگر ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ اور کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔

آج مورخہ ۲۱/۱۱/۶۸ بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

Inf (M) 501/68

اعلانات نکاح

(۱) مسماۃ اسلینزہ بیگم بنت شیخ گلزار احمد صاحب امینی ہوڈرس فیلڈ یارکشائر انگلینڈ کا نکاح مسمی محمد صدیق صاحب امینی ہوڈرس فیلڈ انگلینڈ سے دو ہزار روپے حق مہر پر ۱۷/۲/۶۸ کو ناصر مسجد احمدیہ ہوڈرس فیلڈ میں مکرم مرحوم کمال الدین صاحب امینی نے پڑھا تھا۔ ۱۹/۲/۶۸ کو ان کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی

(۲) نسیم اختر بنت شیخ گلزار احمد صاحب امینی موصوف کا نکاح افتخار الدین صاحب ابن شہاب الدین صاحب گلاسگو سے مبلغ ۲۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر کمال الدین صاحب امینی نے مسجد ناصر احمدیہ میں مورخہ ۱۷/۵/۶۸ کو پڑھا تھا

(۳) خالدہ بیگم بنت چوہدری اعجاز احمد صاحب ۲۴ وال ورلڈ ہوڈرس فیلڈ انگلینڈ کا نکاح محترم افضل خان صاحب ولد ڈاکٹر محمد شفیع صاحب آف ۵ بل گرین روڈ ہوڈرس فیلڈ سے محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ۳۵۰ پونڈ حق مہر پر ۹/۹/۶۸ کو جماعتی دورہ پر آئے ہوئے تھے پڑھایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ تینوں رشتے خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے بابرکت ہوں۔ (انچارج شعبہ رشتہ ناطہ)

ایک پنتھ دو کاج

ہر شخص اپنے بزرگوں کی روحوں کو ثواب پہنچانے کا متمنی ہے اور اس کے بہت سے طریقے ہیں منجملہ ان کے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام الفضل کا روزانہ یا خطبہ نمبر جاری کروا دیا جائے۔

اسی طرح آپ اپنے بزرگوں کی روحوں کو بھی ثواب پہنچا سکتے ہیں اور الفضل کی توسیع اشاعت کا موجب بھی بن سکتے ہیں۔

گویا کہ یہ ایک پنتھ دو کاج کا معاملہ ہے

(مینیجر الفضل ربوہ)

بعدالت جناب رانا مقبول احمد خان پی سی ایس ایڈیشنل کمشنر اشتمال سرگودھا ڈویژن سرگودھا

غلام محمد۔ محمد رمضان پسران اللہ دتہ۔ اقوام کمیانہ سکنائے سیوا تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ۔

۔۔۔۔۔۔ اپیلانٹان

بنام

محمد۔ نبی بخش۔ اللہ بخش پسران حاجی قاسم۔ مسماۃ بھاں بیوہ ہاشم۔ مسماۃ زیبان مسماۃ ستاں دختران ہاشم۔ مسماۃ بھجا دختر اعظم۔ اللہ دتہ ولد پناہ۔ اقوام سیال سیانہ سکنائے خان بہادر گڑھ تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان محمد سلیم ولد عبداللطیف۔ مسماۃ دکیلاں زوجہ عبداللطیف راجپوت سکنائے سیوا تحصیل شورکوٹ۔ پھول خان ولد نامعلوم ذات میو سکنہ بہادر جہ تحصیل شورکوٹ،

۔۔۔۔۔۔۔ ریسپانڈنٹان

اپیل بنارضگی حکم مورخہ ۲/۷/۶۸ منجانب ایس۔ ڈی سی صاحب اشتمال ضلع جھنگ

بمقدمہ مندرجہ ریسپانڈنٹان مندرجہ بالا کو متعدد بار طلب کیا گیا لیکن ان کی اصالتاً تعمیل نہ ہوسکی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تعمیل کرنے اور حاضر عدالت ہونے سے گریز کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا جملہ ریسپانڈنٹان مندرجہ بالا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اصالتاً یا وکالتاً مورخہ ۲۱/۱۱/۶۸ بمقام جھنگ حاضر عدالت ہذا آویں۔ بصورت دیگر کارروائی یکطرفہ حسب ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی

آج بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا

(دستخط حاکم) — (مہر عدالت)

No-2026 TAO (C) dated 21-X-68

ٹنڈر نوٹس

اٹم ریٹ ٹنڈرز ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے اپنے نام کی تجدید برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء کروائی ہو۔ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مجوزہ فارم پر مورخہ ۴/۱۱/۶۸ بوقت ۱۱ بجے مطلوب ہیں۔ ٹنڈر ٹھیکیداران یا ان کی نمائندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ کام کی تفصیل زیر دستخطی کے دفتر میں دفتری اوقات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ زیر دستخطی کو حق حاصل ہے کہ وہ بغیر وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹنڈر منسوخ کردے ٹنڈر فارم ہیڈ کلرک سے قیمتاً ۵/- روپے حاصل کئے جا سکتے ہیں زرضمانت چیلان خزانہ یا ڈیپازٹ ریٹ حال کی صورت میں ٹنڈر کے ساتھ منسلک ہونا چاہیئے۔

نمبر شمار	نام کام	رقم	زرضمانت	میعاد
۱	سیلاب سے تباہ شدہ ٹپوسر/شادکوٹ روڈ کو مرمت کرنا۔	۸۰۰۰۰/-	۱۶۰۰/-	۲ ماہ

لائلپور

ایگزیکٹو انجینئر
روڈز مینٹی ننس ڈویژن لائلپور

Inf (M) 1505/68

ولادت

مکرم خادم حسین صاحب بانی وزدش سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ رحیم یار خاں کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۰ اکتوبر بروز جمعرات دوسرا لڑکا تولد ہوا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "اکبر احمد" تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ نومولود کی عمر دراز اور صالح اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

آغا سیف اللہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم رحیم یار خان

درخواست دعا

بندہ چند مختلف تکالیف کی وجہ سے پریشان ہے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(مقبول احمد چیمہ (محلہ نہر ملتان) حال دارالصدر غربی دب ربوہ)

ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ نماز کا یہ ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے

یعنی اسے یہ یقین ہونا چاہیئے کہ اب میرے ساتھ کوئی شخص ایسا سلوک نہیں کر سکتا جسے خدا نظر انداز کر دے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ ادنیٰ درجہ نماز کا یہ ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا کہ ادنیٰ درجہ کی نماز یہ ہے کہ تم یہ سمجھو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے یہ مطلب نہیں کہ گو یہ واقعہ تو نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے مگر تم نماز پڑھتے وقت یہ تصوّر کر لیا کرو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ نماز کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان اس یقینِ کامل پر قائم ہو جائے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ یہاں دیکھنے کے عام معنے تو ہو سکتے کیونکہ وہ کافر کو بھی دیکھ رہا ہے اور مومن کو بھی دیکھ رہا ہے۔ عیسائی کو بھی دیکھ رہا ہے اور ہندو کو بھی دیکھ رہا ہے نماز پڑھنے والے کو بھی دیکھ رہا ہے۔ اور نماز نہ پڑھنے والے کو بھی دیکھ رہا ہے۔ ایسی صورت میں ایک نماز پڑھنے والا بھی اگر یہ سمجھ لیتا ہے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے تو اس میں اُسے کوئی خصوصیت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خدا جس طرح اسے دیکھ رہا ہے اسی طرح ایک کافر اور منافق کو بھی دیکھ رہا ہے خصوصیت اُسے تبھی حاصل ہو سکتی ہے جب دیکھنے والے کے بھی اور معنے لئے جائیں اور وہ معنے حفاظت اور مدد کرنے کے لئے اس کی طرف متوجہ ہونے کے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے کہ

فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ
تَقُوْمُ۔

(پ ۲۷ سورہ طور ع ۲)

یعنی تُو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے پس چاہیئے کہ جب تُو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ہماری تسبیح کیا کر۔ اب آنکھوں کے سامنے ہونے کا یہ مطلب تو نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو خدا تعالیٰ کی آنکھوں کے سامنے تھے لیکن رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن خدا تعالیٰ کی آنکھوں کے سامنے نہیں تھا بلکہ اس کا مطلب یہی ہے کہ تُو ایسے مقام پر پہنچ گیا ہے کہ اب ہم تیرا خاص خیال رکھتے ہیں کوئی تجھ کو چھیڑ نہیں سکتا کوئی تجھ پر حملہ نہیں کر سکتا کوئی تجھے ذلیل اور رُسوا نہیں کر سکتا۔ جیسے حفاظت کے لئے اگر کسی کی ڈیوٹی مقرر ہو تو وہ حملہ آور کو دیکھ کر چُپ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح ہمارا تیرے ساتھ ایسا تعلق قائم ہو چکا ہے کہ اب ہم تجھ پر حملہ ہوتے دیکھ کر چُپ نہیں رہ سکتے۔ دنیا میں بھی انسان جب کسی معاملہ میں دخل دینا مناسب نہیں سمجھتا تو آنکھیں پھیر لیتا ہے۔ اور جب دخل دینا چاہتا ہے تو کہتا ہے "میں دیکھ رہا ہوں" بہرحال جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ نماز کا یہ ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے تو اسکے معنے یہی ہیں کہ اُسے یہ یقینِ کامل حاصل ہونا چاہیئے کہ میری نماز اتنی درست ہے کہ اب میرے ساتھ کوئی شخص ایسا سلوک نہیں کر سکتا جسے خدا نظر انداز کر دے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ

اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ
اِعَانَتَكَ وَاِنِّیْ مُهِیْنٌ
مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ

کہ جو شخص تیری مدد کا ارادہ کرے گا میں اس کی مدد کروں گا۔ اور جو شخص تیری اہانت کا ارادہ کرے گا میں اسکی اہانت کروں گا۔ گویا اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی اور بدی دونوں کا ردِّ عمل ظاہر ہو جاتا ہے اور وہ اپنے بندے سے نیکی کرنے والے کی نیکی کو ضائع نہیں ہونے دیتا اور نہ اپنے بندے کے ساتھ بُرائی کرنے والے کی بُرائی کو نظر انداز کرتا ہے۔ اگر کوئی اس سے نیکی کرتا ہے تو وہ اس سے بڑھ کر اس کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے اور اگر کوئی اس کے ساتھ بدی کرتا ہے تو وہ اس سے بڑھ کر اس کے ساتھ بُرا سلوک کرتا ہے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہر مومن کو حاصل ہونا چاہیئے ؛

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیرونِ پاکستان کی احمدیہ جماعتوں کے لئے ضروری ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیرونِ پاکستان کی احمدیہ جماعتوں کو خصوصی طور پر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کے لئے ایسی جد وجہد کی جائے کہ ساری کی ساری موعودہ رقم اس سال میں وصول ہو جائے اِس سلسلہ میں حضور پُر نور نے فرمایا ہے :۔

"غیر ممالک میں جو ہمارے مبلغ اور عہدیدار (مقامی جماعت کے) ہیں ان کو بار بار جماعت کے سامنے یہ بات لانی چاہیئے کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے اس تیسرے اور آخری سال میں اپنے وعدوں کو پورا کرے"

بیرونِ پاکستان کے ذمہ دار کارکنوں اور بالخصوص مبلغینِ سلسلہ کو تاکیدی طور پر توجہ دلاتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

"جو جماعتیں بیرونِ پاکستان کی ہیں ان کے ذمہ دار آدمیوں نے جن میں ہمارے مبلغ اور عہدیدار شامل ہیں ذکّر کی نصیحت پر عمل نہیں کیا کیونکہ جو خطوط وہاں سے آئے ہیں اور جو حالات ہمیں معلوم ہیں وہ لوگ کسی طرح بھی پاکستان کی جماعتوں سے اپنے اخلاص میں کم نہیں بلکہ وہ ہمارے شانہ بشانہ قربانیوں کے میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس تحریک میں اگر وہ پیچھے رہ گئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو یاد دہانی نہیں کرائی گئی۔ ذمہ دار عہدیدار یا مبلغ جو بیرونِ ملک میں کام کر رہے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ دوستوں کو اِس طرف متوجہ کریں"

اِس وقت تک بیرونِ پاکستان کی احمدی جماعتوں کے وعدوں کی کُل میزان -/۹۰۱۲۹۲ روپے ہے اور وصولی -/۶۰۰،۴۷،۴ روپے ہوئی ہے۔ نصف سے زائد وصولی باقی ہے۔ امید ہے کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جلد سے جلد وصولی کے لئے جدّ وجہد شروع کر کے موعودہ رقم دورانِ سال ادا کر دی جائیگی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

درخواستِ دعا

برخوردارم ابن الرحمان سلمہٗ ایم۔ ایس سی مورخہ ۳۰ ؍ اگست ۱۹۶۸ء کو اعلیٰ سائنسی تعلیم و ریسرچ کے لئے عازمِ یورپ ہوئے روانگی سے قبل حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت و ذرّہ نوازی آں عزیز کو شرفِ ملاقات بخشا۔ نصائح فرمائیں اور دعا کی۔ صحابہ کرام و بزرگانِ سلسلہ عالیہ کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ آں عزیز کی تکمیلِ تعلیم اور ہر نیک مقصد میں کامیابی نیز بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(شیخ) خلیل الرحمان
سیکرٹری ضیافت کراچی